رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از الفضل اللہ بید یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

پاکستان لاہور

یوم شنبہ

فی پرچہ

جلد ۱ | ۱۱ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۶۶ ھ | ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۳

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

قادیان کی خونریز جنگ

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

اکتوبر کی پہلی تاریخ کو جب گورداسپور کی ملٹری نے قادیان میں کنوائے جانے کی ممانعت کر دی۔ تو میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ اب قادیان پر ظلم توڑے جائیں گے۔ لاہور میں کئی دوستوں کو میں نے یہ کہہ دیا تھا اور مغربی پنجاب کے بعض حکام کو بھی اپنے اس خیال کی اطلاع دے دی تھی۔ اس خطرہ کے مدنظر ہم نے کئی ذرائع سے مشرقی پنجاب کے حکام سے فون کر کے حالات معلوم کئے۔ لیکن ہمیں یہ جواب دیا گیا۔ کہ قادیان میں بالکل خیریت ہے اور احمدی اپنے محلوں میں آرام سے بس رہے ہیں۔ صرف سڑکوں کی خرابی کی وجہ سے کنوائے کو روکا گیا لیکن جب اس بات پر غور کیا جاتا۔ کہ لاہور ایویکوئیشن کمانڈر کی طرف سے مشرقی پنجاب کے ملٹری حکام کو بعض کنوائز کی اطلاع دی گئی۔ اور انہیں کہا گیا کہ اگر قادیان کی طرف کنوائے جانے میں کوئی روک ہے۔ تو آپ ہم کو بتا دیں میجر چمنی سے بھی پوچھا گیا۔ اور برگیڈیر پرینگ پاسے متعینہ گورداسپور سے بھی پوچھا گیا۔ تو ان سب نے اطلاع دی۔ کہ قادیان جانے میں کوئی روک نہیں۔ باوجود اس کے جب کنوائے گئے۔ تو ان کو بٹالہ اور گورداسپور سے واپس کر دیا گیا۔ یہ واقعات پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ ان واقعات نے میرے شبہات کو اور بھی قوی کر دیا۔ آخر ایک دن ایک فون جو قادیان سے ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے نام کیا گیا تھا۔ اتفاقاً سیالکوٹ میں بھی سنا گیا۔ معلوم ہوا کہ قادیان پر دو دن سے حملہ ہو رہا ہے۔ اور بے انتہا ظلم توڑے جا رہے ہیں۔ پولیس حملہ آوروں کے آگے آگے چلتی ہے۔ اور گولیاں مار مار کر احمدیوں کا صفایا کر رہی ہے۔ تب اصل حقیقت معلوم ہوئی۔

دوسرے دن ایک سب انسپکٹر پولیس جو چھٹی پر قادیان گیا ہوا تھا۔ کسی ذریعہ سے جس کا ظاہر کرنا مناسب نہیں لاہور پہنچا اور اس نے بہت سی تفاصیل بیان کیں۔ اس کے بعد ایک ملٹری گاڑی میں جو قادیان بعض مغربی پنجاب کے افسروں اور بعض مشرقی پنجاب کے افسروں کو جو قادیان کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجی گئی تھی میں بعض اور لوگ تھے جنہوں نے اور تفصیل بیان کی۔ ان حالات سے معلوم ہوا کہ حملہ سے پہلے کرفیو لگا دیا گیا تھا پہلے قادیان کی پرانی آبادی پر جس میں احمدیہ جماعت کے مرکزی دفاتر واقع ہیں حملہ کیا گیا۔ اس حصہ کے لوگ اس حملہ کا مقابلہ کرنے لگے۔ انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ باہر کے محلوں پر بھی تھوڑی دیر بعد حملہ کر دیا گیا ہے۔ یہ لوگ سات گھنٹہ تک لڑتے رہے۔ اور اس خیال میں رہے کہ یہ حملہ صرف مرکزی مقام پر ہے باہر کے مقام محفوظ ہیں۔ چونکہ جماعت احمدیہ کا یہ فیصلہ تھا کہ ہم نے حملہ نہیں کرنا بلکہ صرف دفاع کرنا ہے۔ اس لئے تمام محلوں کو یہ حکم دیا گیا تھا۔ کہ جب تک ایک خاص اشارہ نہ کیا جائے۔ کسی محلہ کو باقاعدہ لڑائی کی اجازت نہیں۔ جب افسر یہ تسلی کر لیں کہ حملہ اتنا لمبا ہو گیا ہے۔ کہ اب کوئی شخص یہ الزام نہیں لگا سکتا۔ کہ احمدیہ جماعت نے مقابلہ میں ابتداء کی ہے۔ وہ مقررہ اشارہ کریں گے۔ اس وقت جماعت منظم طور پر مقابلہ کرے گی۔ اس فیصلہ میں ایک کوتاہی رہ گئی۔ وہ یہ کہ اس بات کو نہیں سوچا گیا۔ کہ اگر پولیس بیرونی شہر اور اندرونی شہر کے تعلقات کو کاٹ دے۔ تو ایک دوسرے کے حالات کا علم نہ ہو سکے گا۔ پس ان حالات میں ہر محلہ کا الگ کمانڈر مقرر ہو جانا چاہیئے۔ جو ضرورت کے وقت آزادانہ کارروائی کر سکے یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی۔ کہ قادیان کے لوگ فوجی تجربہ نہیں رکھتے۔ وہ تو مبلغ مدرس، پروفیسر، تاجر۔ اور زمیندار ہیں۔ ہر قسم کے فوجی نقطہ نگاہ پر حاوی ہونا ان کے لئے مشکل ہے۔ بہر حال یہ غلطی ہوئی۔ اور باہر کے محلوں نے اس بات کا انتظار کیا۔ کہ جب ہم کو وہ اشارہ ملے گا۔ تب ہم منظم مقابلہ کریں گے۔ لیکن اس وقت اتفاق سے سب ذمہ وار کارکن مرکزی دفاتر میں تھے اور باہر کے محلوں میں کوئی ذمہ وار افسر نہیں تھا۔ اور مرکز کے لوگ غلطی سے یہ سمجھ رہے تھے۔ کہ حملہ صرف مرکزی مقام پر ہے۔ باہر کے محلوں پر نہیں۔ اور باہر کے محلے یہ سمجھ رہے تھے کہ ہمارے حالات کا علم مرکزی محلہ کو ہوگا کسی مصلحت کی وجہ سے انہوں نے ہمیں مقابلہ کرنے کا اشارہ نہیں کیا۔ سات گھنٹہ کی لڑائی کے بعد جب مرکزی محلہ پر زور بڑھا۔ تو مرکزی محلہ کی حفاظت کے لئے معین اشارہ کیا گیا۔ مگر اس وقت تک بہت سے بیرونی محلوں کو پولیس اور ایک حد تک ملٹری کے حملے صاف کروا چکے تھے۔ حملہ آوروں کی بہادری کا یہ حال تھا۔ کہ سات گھنٹے کے حملہ کے بعد جب جوابی حملہ کا بگل بجایا گیا۔ تو پانچ منٹ کے اندر پولیس اور حملہ آور جتھے بھاگ کر میدان خالی کر گئے۔

ان حملوں میں دو سو سے زیادہ آدمی مارے گئے۔ لیکن ان کی لاشیں جماعت کو اٹھانے نہیں دی گئیں۔ تا ان کی تعداد کا بھی علم نہ ہو سکے۔ اور ان کی شناخت بھی نہ ہو سکے۔ بغیر جنازہ کے اور بغیر اسلامی احکام کی ادائیگی کے یہ لوگ ظالم مشرقی پولیس کے ہاتھوں مختلف گڑھوں میں دبا دیئے گئے۔ تاکہ دنیا کو اس ظلم کا اندازہ نہ ہو سکے جو اس دن قادیان میں مشرقی پنجاب کی پولیس

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا

نے کیا تھا۔ مشرقی پنجاب کے بالا حکام سے جو ہمیں اطلاع ملی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقامی حکام نے مرکزی حکام کو صرف یہ اطلاع دی۔ کہ سکھ جتھوں نے احمدی محلوں پر حملہ کیا۔ تیس آدمی سکھ جتھوں کے مارے گئے۔ اور تیس آدمی احمدیوں کے مارے گئے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دو سو سے زیادہ قادیان میں احمدی مارے گئے۔ جن میں کچھ غیر احمدی بھی شامل تھے۔ جیسا کہ آگے بتایا جائے گا۔ اور سکھ بمشکل بیس سے زیادہ مارے گئے۔ کیونکہ گو اس غلطی کی وجہ سے جو اوپر بیان ہو چکی ہے منظم مقابلہ نہیں کیا۔ لیکن مختلف آدمی بعض حفاظتی چوکیوں پر تھے۔ انہوں نے اچھا مقابلہ کیا۔ اور بہت سے حملہ آوروں کو مارا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب باہر سے پولیس اور سکھ حملہ کر رہے تھے۔ اور ملٹری بھی ان کے ساتھ شامل تھی (گو کہا جاتا ہے۔ کہ ملٹری کے اکثر سپاہیوں نے ہوائیں فائر کئے ہیں) اس وقت کچھ پولیس کے سپاہی محلوں کے اندر گھس گئے۔ اور انہوں نے احمدیوں کو مجبور کیا کہ یہ کرفیو کا وقت ہے اپنے گھروں میں گھس جائیں۔ چنانچہ ایک احمدی گریجوایٹ جو اپنے دروازے کے آگے کھڑا تھا۔ اسے پولیس مین نے کہا کہ تم دروازے کے باہر کیوں کھڑے ہو۔ جب اس نے کہا کہ یہ میرا گھر ہے۔ میں اپنے گھر کے سامنے کھڑا ہوں تو اسے شوٹ کر دیا گیا اور جب وہ تڑپ رہا تھا۔ تو سپاہی نے سنگین سے اس پر حملہ کر دیا۔ اور تڑپتے ہوئے جسم پر سنگین مار مار کر اسے مار دیا۔ اس کے بعد بہت سے محلوں کو لوٹ لیا گیا۔ اور اب ان کے اندر کسی ٹوٹے پھوٹے سامان یا بے قیمت چیزوں کے سوا کچھ باقی نہیں مرکزی حصہ پر جو حملہ ہوا اس میں ایک شاندار واقعہ ہوا ہے۔ جو قرون اولیٰ کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ جب حملہ کرتے ہوئے پولیس اور سکھ شہر کے اندر گھس آئے۔ اور شہر کے مغربی حصہ کے لوگوں کو مار پیٹ کر خالی کرانا چاہا۔ اور وہ لوگ مشرقی حصہ میں منتقل ہو گئے۔ تو معلوم ہوا کہ گلی کے پار ایک گھر میں چالیس عورتیں جمع تھیں۔ وہ وہیں رہ گئی ہیں بعض افسران کو نکلوانے کے لئے گلی کے سرے پر جو مکان تھا وہاں پہونچے۔ اور ان کے نکالنے کے لئے دو نوجوانوں کو بھیجا۔ یہ نوجوان جس وقت گلی پار کرنے لگے۔ تو

سامنے کی چھتوں سے پولیس نے ان پر بے تحاشا گولیاں چلانی شروع کیں۔ اور وہ لوگ واپس گھر میں آنے پر مجبور ہو گئے۔ تب لکڑی کے تختے منگوا کر گلی کے مشرقی اور مغربی مکانوں کی دیواروں پر رکھ کر عورتوں کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کی گئی۔ جو نوجوان اس کام کے لئے گئے ان میں ایک غلام محمد صاحب ولد مستری غلام قادر صاحب سیالکوٹ تھے۔ اور دوسرے عبدالحق نام قادیان کے تھے۔ جو احمدیت کی طرف مائل تو تھے۔ مگر ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ یہ دونوں نوجوان برستی ہوئی گولیوں میں سے تختے پر سے کودتے ہوئے اس مکان میں چلے گئے جہاں چالیس عورتیں محصور تھیں۔ انہوں نے ایک ایک عورت کو کندھے پر اٹھا کر تختے پر ڈالنا شروع کیا۔ اور مشرقی مکان والوں نے انہیں کھینچ کھینچ کر اپنی طرف لانا شروع کیا جب وہ اپنے خیال میں سب عورتوں کو نکال چکے۔ اور خود واپس آ گئے تو معلوم ہوا کہ انتالیس عورتیں آئی ہیں۔ اور ایک بڑھیا عورت جو گولیوں سے ڈر کے مارے ایک کونے میں چھپی ہوئی تھی رہ گئی ہے۔ اب ارد گرد کی چھتوں پر پولیس جتھوں کا ہجوم زیادہ ہو چکا تھا۔ گولیاں بارش کی طرح گر رہی تھیں۔ اور بظاہر اس مکان میں واپس جانا ناممکن تھا۔ مگر میاں غلام محمد صاحب ولد میاں غلام قادر صاحب سیالکوٹی نے کہا کہ جس طرح بھی ہو میں واپس جاؤنگا۔ اور اس عورت کو بچا کر لاؤنگا۔ اور وہ برستی ہوئی گولیوں میں جو نہ صرف درمیانی راستہ پر برسائی جا رہی تھیں۔ بلکہ اس گھر پر بھی برس رہی تھیں۔ جہاں احمدی کھڑے ہوئے بچاؤ کی کوشش کر رہے تھے۔ کود کر اس تختے پر چڑھ گئے۔ جو دونوں مکانوں کے درمیان پل کے طور پر رکھا گیا تھا۔ جب وہ دوسرے مکان میں کود رہے تھے۔ تو رائفل کی گولی ان کے پیٹ میں لگی۔ اور وہ مکان کے اندر گر پڑے۔ مگر اس حالت میں بھی اس بہادر نوجوان نے اپنی تکلیف کی پروا نہ کی۔ اور اس بڑھیا عورت کو تلاش کر کے تختے پر چڑھانے کی کوشش کی۔ لیکن شدید زخموں کی وجہ سے وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اور دو تین کوششوں کے بعد نڈھال ہو کر گر گیا۔ اس پر میاں عبدالحق صاحب نے کہا کہ میں جا کر ان دونوں کے بچانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور وہ کود کر اس تختہ پر چڑھ گئے ان کو دیکھتے ہی ایک پولیس مین دوڑا ہوا آیا

اور ایک پاس کے مکان سے صرف چند فٹ کے فاصلہ پر سے ان کی کمر میں گولی ماردی۔ اور وہ وہیں فوت ہو گئے۔ جب حملہ آور بگل بجنے پر دوڑ گئے تو زخمی غلام محمد صاحب اور اس بڑھیا کو اس مکان سے نکالا گیا۔ چونکہ ہسپتال پر پولیس نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور وہاں سے مریضوں کو زبردستی نکال دیا ہے۔ اور تمام ڈاکٹری آلات اور دوائیاں وہاں ہی پڑی ہیں مریضوں اور زخمیوں کا علاج نہیں کیا جا سکتا۔ اور یوں بھی غلام محمد صاحب شدید زخمی تھے معمولی علاج سے بچ نہ سکے۔ اور چند گھنٹوں میں فوت ہو گئے۔ مرنے سے پہلے انہوں نے ایک دوست کو بلایا۔ اور اسے یہ باتیں لکھوائیں۔ کہ "مجھے اسلام اور احمدیت پر پکا یقین ہے۔ میں اپنے ایمان پر قائم جان دیتا ہوں۔ میں اپنے گھر سے اسی لئے نکلا تھا۔ کہ میں اسلام کے لئے جان دونگا آپ لوگ گواہ رہیں۔ کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اور جس مقصد کے لئے جان دینے کے لئے آیا تھا۔ میں نے اس مقصد کے لئے جان دے دی۔ جب میں گھر سے چلا تھا۔ تو میری ماں نے نصیحت کی تھی۔ کہ بیٹا دیکھنا پیٹھ نہ دکھانا۔ میری ماں سے کہہ دینا کہ تمہارے بیٹے نے تمہاری وصیت پوری کر دی۔ اور پیٹھ نہیں دکھائی۔ اور لڑتے ہوئے مارا گیا"۔ چونکہ ظالم پولیس نے سب رستوں کو روکا ہوا ہے۔ مقتولین کو مقبروں میں دفن نہیں کیا جا سکا۔ اس لئے جو لوگ فوت ہوتے ہیں یا قتل ہوتے ہیں۔ انہیں گھروں میں ہی دفن کیا جاتا ہے۔ ان نوجوانوں کو بھی گھروں میں ہی دفن کرنا پڑا۔ اور میاں غلام محمد اور عبدالحق دونوں کی لاشیں میرے مکان کے ایک صحن میں پہلو بہ پہلو سپرد خاک کر دی گئیں۔ یہ دونوں بہادر اور سینکڑوں اور آدمی اس وقت منوں مٹی کے نیچے دفن ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنی قوم کی عزت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ مرنے والے مر گئے انہوں نے بہر حال مرنا ہی تھا۔ اگر اور کسی صورت میں مرتے تو ان کے نام کو یاد رکھنے والا کوئی نہ ہوتا۔ اور وہ اپنے دین کی حفاظت اور اسلام کا جھنڈا اونچا رکھنے کے لئے مرے ہیں اس لئے حقیقتاً وہ زندہ ہیں۔ اور آپ ہی زندہ نہیں بلکہ اپنے بہادرانہ کارناموں کی وجہ سے آئندہ اپنی قوم کو زندہ رکھتے چلے جائیں گے۔ ہر نوجوان کہیگا۔ کہ جو قربانی ان نوجوانوں نے کی وہ ہمارے لئے

کیوں ناممکن ہے جو نمونہ انہوں نے دکھایا وہ ہم کیوں نہیں دکھا سکتے۔ خدا کی رحمتیں ان لوگوں پر نازل ہوں۔ اور ان کا نیک نمونہ مسلمانوں کے خون کو گرماتا رہے۔ اور اسلام کا جھنڈا ہمیشہ بلند رہے اور کبھی سرنگوں نہ ہو۔

اسلام زندہ باد۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم زندہ باد

خاکسار: مرزا محمود احمد

دورنگی

ریاست جوناگڑھ کے معاملہ میں حکومت ہندوستان نے اس اصول پر دخل اندازی کی ہے۔ کہ ریاست کی اکثریت غیر مسلم ہے۔ اور نواب صاحب جوناگڑھ کو حق نہیں ہے کہ وہ اکثریت کی خلاف مرضی پاکستان میں شامل ہو۔ اس اصول کے علاوہ جغرافیائی اور اقتصادی لحاظ سے بھی یہ فعل درست تصور نہیں کیا گیا۔ حکومت پاکستان ان دلائل کو وقیع نہیں سمجھتی۔ اور قانونی نقطۂ نظر سے ناقابل التفات خیال کرتی ہے۔ اور اس نے اس بات پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ کہ اس کا فیصلہ گفت و شنید کے ذریعہ اور کسی قانون دان مجلس کے سامنے پیش کر کے کرالیا جائے۔

ہم یہاں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ قانوناً اس مسئلہ کی کیا پوزیشن ہے۔ لیکن ہمیں حیرت ہے کہ حکومت ہندوستان جوناگڑھ کی بحث میں اپنی طرف سے جو اصول پیش کر رہی ہے۔ اس کا اطلاق ریاست جموں و کشمیر پر کیوں نہیں کرتی۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ حکومت ہندوستان مہاراجہ کشمیر و جموں کو کئی طریقوں سے اکسا رہی ہے۔ کہ وہ اپنی ریاست کا الحاق ہندوستان ڈومینین سے کر دیں۔ بلکہ یہاں تک بھی کہا جاتا ہے۔ کہ در پردہ دونوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ قرائن بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ نیشنل کانفرنس کے محبوسین کی بلا شرط رہائی صاف پتہ دے رہی ہے۔ کہ ضرور دونوں کے درمیان کوئی فیصلہ ہو چکا ہے۔ شیخ محمد عبداللہ صدر نیشنل کانفرنس کے رویہ نے اس راز کو بالکل طشت از بام کر دیا ہے۔

ہمیں حکومت ہند کی اس دورنگی کی سمجھ نہیں آئی۔ عام اخلاقی اصولوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو صرف سیاسی نقطہ نظر سے بھی حکومت ہند کو چاہیئے۔ کہ وہ اس معاملہ میں کوئی یکساں اصول اختیار کرے۔ اس دورنگی سے وہ اپنی پوزیشن نہایت خراب کر رہی ہے۔ اور اقوام عالم میں اپنے سب احترام کو

قادیان کے نور ہسپتال پر مشرقی پنجاب کی سکھ حکومت کا قبضہ

(جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال قادیان)

الفضل کی آج کی اشاعت سے معلوم ہوا ہے کہ قادیان کے بے بس احمدیوں سے مشرقی پنجاب کی بیمار معزز سکھ حکومت نے سکھ پولیس کے ذریعہ نور ہسپتال کو چھین لیا ہے۔ اور غالباً اس علاقہ کے سکھوں کی بہبود کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔

لیکن اگر حکومت مشرقی پنجاب اور ضلع گورداسپور کے دانا حکام ایسا کرنے سے پہلے نور ہسپتال کے ریکارڈ کا ملاحظہ فرما لیتے تو ان کے اقدام میں کچھ زیادتی ہو جاتی۔ یعنی بجائے نور ہسپتال کی عمارت اور اس کے سامانوں کے قبضہ میں لے لینے کے نور ہسپتال کے ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کو بھی قبضہ میں لے لیتے۔ کیونکہ ریکارڈ نے انہیں بھی بتا دیا تھا کہ نور ہسپتال نے پچیس تیس سال پرانے عملہ نے اس علاقہ کے باشندوں کی انتھک خدمت کی ہے قبضہ لینے والی سرکار ذرا نور ہسپتال کے رجسٹرات کا ملاحظہ فرمائے تو ان میں ایک چھوٹا سا رجسٹر ملے گا جس میں نور ہسپتال کو دیکھنے والے معزز اور بڑے بڑے افسر جنہوں نے ہسپتال کے متعلق رائیں درج ہیں۔ ان معاینہ کرنے والوں میں ایک انجہانی مسٹر گنڈر بھی ہیں۔ جب انہوں نے انڈور کے مریضوں میں چکر لگایا۔ تو ان مریضوں میں جو ان دنوں انڈور میں داخل تھے نصف کے قریب سکھ مریض تھے جن کو ان کی آنکھ نے دیکھا اور بعد ملاحظہ انہوں نے جب اپنی رائے ثبت کی تو اس میں آخری فقرہ یہ تھا

Such work in God blessed

معلوم ہوتا ہے کہ سردار صاحب کو ہسپتال اور اس کا کام بے حد پسند آیا۔ اور ممکن ہے کہ ان کے دل میں اسی وقت خواہش پیدا ہوئی ہو کہ ایسا ہسپتال تو سکھوں کے قبضہ میں ہونا چاہیئے۔ چلو آج مشرقی پنجاب کی سکھ حکومت نے پورا کر دیا۔

حکومت نے سردار صاحب کی خواہش تو پوری کی۔ مگر ادھوری کیونکہ حکومت نے عمارت اور سامان پر قبضہ کیا ہے مگر ان دلوں اور گردوں پر قبضہ نہیں کیا جو سکھ مریضوں کے دکھوں اور دردوں کو دور کرنے کے لئے اپنی جان گھلا دیا کرتے تھے سچ تو یہ ہے کہ ایسے کام بغیر دل گردہ رکھنے کے کسی حکومت سے کیسے انجام پا سکتے ہیں۔

آج اس ہسپتال کے بجائے تیس سالہ انچارج احمدی ڈاکٹر کے اور پچیس سالہ پرانے احمدی کمپونڈر کے کوئی سکھ یا ہندو ڈاکٹر صاحب انچارج ہوں گے اور ایسا ہی ہندو یا سکھ کمپونڈر اس جگہ کام کرتا نظر آئے گا۔ مگر مشرقی پنجاب کی با انصاف اور رحم دل حکومت کو آج نئے نور ہسپتال میں مسلمان مریض نظر نہ آئے گا۔ یہ کیوں یہ اس لئے کہ احمدی ڈاکٹروں نے اور کمپونڈروں نے سکھوں کے زخموں کی پیپ کو اپنے ہاتھ سے صاف کیا تھا۔ انہیں ہاتھوں سے ان کے پیشاب پاخانہ کو چھوا تھا۔ انہیں ہاتھوں سے ان کے دکھ درد کی دارو کی تھی ایسے بڑے جرم کی پاداش اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ ہسپتال کو احمدیوں سے چھین کر اپنے قبضہ میں لے لیا جائے اور احمدیوں کو ایسے حالات ناگفتہ بہ میں ڈال دیا جائے کہ وہ اپنے ہسپتال سے ایک گھونٹ دوائی کا بھی نہ لے سکیں۔

اس ہسپتال کا پرانا تیس سالہ انچارج اب بھی زندہ موجود ہے جس نے ہزاروں سکھوں کی خدمت کی ہے اور علاقہ کے سکھ خوب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر حشمت اللہ انچارج نور ہسپتال ان کا سچا اور وفادار خدمتگذار ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ آپس کے فسادات میں مصروف ہونے کی حالت میں نور ہسپتال کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ کہ وہاں سے ضربوں کا سچا سرٹیفکیٹ ملتا ہے اور وہاں کا ڈاکٹر دوسرے فریق سے رشوت لے کر ان کے مقدمہ کو خراب نہیں کرے گا۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ کئی بار دونوں فریق ہی نور ہسپتال میں آیا کرتے اور ڈاکٹر انچارج کے ذریعہ سے صلح صفائی کروا لیا کرتے تھے وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ کئی ان میں سے جب ہسپتال میں سرٹیفکیٹ لینے آیا کرتے تھے تو وہ اپنے ارادہ اور اپنی مرضی سے اس فیس سے جو معمولی دو تین روپے ہوتی تھی۔ دس بیس گنا فیس یعنی چالیس پچاس روپے تک بھی میز پر رکھ دیا کرتے تھے۔ مگر وہ آج بھی یہ گواہی نہ دے سکیں گے کہ حشمت اللہ انچارج نور ہسپتال نے کبھی معمولی فیس سے زائد فیس لی ہو اور کبھی اصل ضرب کو کم و بیش کر کے سرٹیفکیٹ درج کیا ہو۔ جبکہ وہ بسا اوقات خود مجبور ہی بتلایا کرتے تھے۔ کہ پولیس میں اس قدر رقم خرچ ہو گئی ہے وغیرہ۔ پس مشرقی پنجاب کی حکومت نے نور ہسپتال کو قبضہ میں لے لیا مگر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج اور پرانے عملہ کے بغیر نہ معلوم جائیداد کا نصف حصہ تو قبضہ میں لے لیا۔ مگر نصف حصہ کیوں چھوڑ دیا۔ کیا عملہ نور ہسپتال سکھ صاحبان اور ہندو صاحبان کی خدمت سے گریز کرتا۔ اگر ایسا گمان ہے سراسر غلط ہے۔ کیونکہ جس عملہ نے باوجودیکہ ہسپتال خالص احمدیوں کا تھا اور اس کے اخراجات احمدیوں کے چندہ سے چل رہے تھے۔ اور پھر سکھوں کی بے نظیر خدمت انجام دی۔ وہ عملہ مشرقی پنجاب کی سکھ حکومت کے برسر اقتدار آجانے سے سکھوں کی خدمت سے کس طرح گریز کرتا۔ اس تغیر سے تو پرانے عملہ کو سکھ صاحبان کی خالص خدمت کا موقعہ مل جاتا۔ کیونکہ ہسپتال میں بجز سکھوں کے اور کسی قوم کا فرد نظر ہی نہ آتا تھا۔ پس مشرقی پنجاب کی سکھ حکومت کو اس بارہ میں سوچنا چاہیئے کہ نصف جائیداد کو کیوں چھوڑ دیا۔ اور پہلے پہلے خدمتگذاری سے کیوں منہ موڑ لیا۔

عرصہ قریباً پانچ سال کا ہوتا ہے نور ہسپتال کا معائنہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے بھی کیا تھا اور اظہار خوشنودی فرمایا تھا اور اپنے دستخط بھی لاگ بک پر ثبت فرمائے تھے اس معائنہ کے وقت مہاراجہ صاحب کو تعجب کے ساتھ معلوم ہوا کہ ہسپتال کا انچارج ان کی ریاست کا ایک فرد بلکہ ان کی ریاست کا سابق ملازم ہے معلوم ہوتا ہے جس طرح مسٹر گنڈر سنگھ آنجہانی کو نور ہسپتال پسند آیا تھا۔ اسی طرح مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو بھی پسند آیا۔ اور ممکن ہے ان کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی ہو۔ کہ ایسا ہسپتال تو سکھوں کے پاس ہونا چاہیئے اور عجیب نہیں کہ مشرقی پنجاب کی سکھ حکومت نے مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی خواہش معلوم کر لی ہو۔ مہاراجہ صاحب کی ایسی خواہش کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ ان کی ریاست کے بے لگام فوجی معہ اسلحہ وغیرہ مشرقی پنجاب کے بہت سے علاقہ میں سکھ گردی کر رہے ہوں جیسا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ ان کا ایک گینگ قادیان سے چند میل کے فاصلہ پر ہی پکڑا گیا تھا اس سکھ گردی سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مہاراجہ بہادر کی نظر میں قادیان تھا۔ اور نور ہسپتال خاص طور پر زیر نظر تھا۔

پھر معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کو علاوہ نور ہسپتال کے سر ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی بھی جس میں ان کا ایک روزہ قیام ہوا تھا بہت پسند آئی تھی۔ اسی پر ان کو بیت الحمد بھی جس میں ایک وقت چار کا ناشتہ کیا تھا پسند آئی تھی۔ ان میں سے بیت الحمد تو سکھوں نے لوٹ لی ہے اور سر ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی پر ملٹری کا قبضہ ہے اب اگر مہاراجہ صاحب پٹیالہ قادیان آئیں تو بیت الحمد کو اجڑا ہوا پائیں گے۔ ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی کو ہندو ملٹری کے قبضہ میں۔ ایسے حال میں نہ معلوم وہ خوش ہوں گے یا رنجیدہ خاطر۔ ہو سکتا ہے کہ سکھ پولیس کی مہربانی سے نور ہسپتال پر صرف سکھوں کا قبضہ ہو۔ پس ہو سکتا ہے کہ اس حال کو دیکھ کر مہاراجہ صاحب پٹیالہ خوش ہوں۔ کہ بیت الحمد کو ان کے ہم مذہب سکھوں نے لوٹا ہے اور ہسپتال پر بھی سکھ پولیس قابض ہے مگر ہو سکتا ہے کہ آپ افسردہ خاطر ہوں کہ سر ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی ہندو ملٹری کے قبضہ میں ہے اور نور ہسپتال کا انچارج جو ان کی سابق رعایا تھا۔ ان کو سلام کرنے نہیں آیا۔

مسٹر گنڈر سنگھ اب صفحہ ہستی پر نہیں ہیں ہاں ان کا کوئی جانشین اب اگر نور ہسپتال کا معائنہ کرے تو اسے بجائے برابر برابر کے مسلمان اور سکھ مریضوں کے اور بجائے احمدی مسلمان عملہ کے اب سکھ عملہ نظر آئے گا تو اب لاگ بک پر بجائے Such work in God blessed کیا لکھے گا

اعلان

احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ڈاک کا پتہ رتن باغ لاہور ہے اور حضور کی سب ڈاک اس پتہ پر آنی چاہیئے

خاکسار میاں محمد یوسف
پرائیویٹ سکرٹری

اعلان

منشی فضل دین صاحب شاہ پوری کو جو محمود آباد اسٹیٹ سندھ میں کام کرتے تھے انکی درخواست پر حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کام پر کچھ عرصہ کیلئے لگانے کا حکم صادر فرمایا ہے انکی اطلاع میاں عبدالرحیم صاحب احمد کو دی جا چکی ہوئی ہے منشی صاحب کیطرف سے کوئی خبر نہیں آئی کیا انہوں نے کام شروع کر دیا ہے اور اگر انکار کیا پتہ ہے حضور کے دفتر دریافت فرما چکے ہیں

میاں محمد یوسف پرائیویٹ سکرٹری

جماعت احمدیہ کو کوئی طاقت اور کوئی قوت تباہ نہیں کرسکتی (المصلح الموعود)

(از محمد عبدالحق صاحب مجاہد گنج مغلپورہ لاہور)

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ عید کے موقعہ پر جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"جب شلر یہ کہہ رہا تھا کہ میں یہود کو مٹا دوں گا خدا تعالیٰ عرش سے یہ کہہ رہا تھا کہ چار ہزار سال ہوئے ہم نے دنیوی شان و شوکت کے لحاظ سے ایک معمولی حیثیت کے انسان سے فلسطین کے جنگل میں وعدہ کیا تھا کہ اس کی نسل حضرت ابراہیم علیہ السلام نسل کو قطع نہیں ہونے دینگے اور ہم زندہ خدا ہیں ہمارا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہیگا اور ہم ابراہیم کے سامنے شرمندہ نہ ہونگے چنانچہ دیکھو خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا یہ ایک ایسا زندہ نشان ہے کیسا زندہ معجزہ دنیا کے سامنے ہے کہ جسکا انکار کوئی بڑے سے بڑا دہریہ بھی نہیں کرسکتا اس معجزہ سے فائدہ اٹھانیوالی آج دنیا میں سوائے ہماری جماعت کے اور کوئی نہیں ہماری جماعت کے بانی علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ابراہیم فرمایا ہے اور یہ معجزہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو بتایا ہے کہ میرے وعدے کے بارہ میں تمہیں کوئی شک نہ ہونا چاہیئے اور جو اس بارہ میں شک میں ہو وہ دیکھ لے ابراہیم اول کیساتھ چار ہزار سال قبل میں نے جو وعدہ کیا تھا وہ کس طرح پورا ہوا اور جب میں اپنے پرانے وعدوں کو نہیں بھلاتا تو اپنے تازہ وعدوں کو کس طرح بھلا سکتا ہوں اور یہ معجزہ دکھا کر اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے کہ جس طرح ابراہیم کی نسل کو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور قوت اور کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ نہیں مٹا سکتا اسی طرح اے جماعت احمدیہ تمہیں بھی کوئی قوت تباہ نہیں کرسکتی ہاں یہود ابراہیم اول کی جسمانی اولاد ہیں اور جسمانی تعلق میں دین کی شرط نہیں ہوتی مگر تم ابراہیم ثانی کی روحانی نسل ہو، اور روحانی نسل کے لئے دین کی شرط نہایت ضروری ہے پس تمہیں کوئی قوت اور طاقت مٹا نہیں سکتی بشرطیکہ تم اس روحانی تعلق کو مضبوط رکھو جو تم نے ابراہیم ثانی کے ساتھ پیدا کیا ہے خدا تعالیٰ نے یہود کو مٹنے نہیں دیا، کیونکہ ابراہیمؑ اول سے ان کا جسمانی تعلق تھا اور ہم ابراہیم ثانی کی نسل سے ہیں اور جب تک یہ روحانی تعلق قائم ہے ہمیں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے

دنیا کی کوئی قوت اور کوئی طاقت بلکہ جیسا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں دنیا کی تمام طاقتیں اور تمام بادشاہتیں ملکر بھی ہم کو نہیں مٹا سکیں گی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابراہیمؑ قرار دیا ہے اور تم اس ابراہیم کے روحانی فرزند ہو اسلئے تم وہ کونے کے پتھر ہو کہ جس پر تم گروگے وہ بھی چکنا چور ہو جائیگا اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائیگا۔ دنیا ہم کو ڈراتی ہے ہمکو دھمکاتی ہے اور اپنی طاقت و قوت کے مظاہرے کرتی ہے بیشک ہم کمزور بھی ہیں اور ظاہری طاقت و قوت کے لحاظ سے ہمارا تباہ کرنا مشکل نہیں مگر انجام ہمارے ہاتھ میں ہے دشمن جتنا ہمکو ڈبوئیں گے اتنا ہی ہم ابھریں گے جتنا بھی وہ ہمیں نیچے پھینکنا چاہیں گے اتنا ہی اونچا اٹھیں گے جتنا وہ ہمکو قتل کرنا چاہیں گے خدا تعالیٰ اتنی ہی ہمیں نمایاں زندگی دے گا بشرطیکہ ہم میں سے ہر ایک اسمٰعیلؑ کا نمونہ بنجائے تا ابراہیم ثانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں زمین اور آسمان کا خدا ہمارے ساتھ ہے۔

آپ کو حضرت اسمٰعیلؑ کا مثیل ثابت کرے اور اپنی جان کو دین کی خدمت کے لئے ایک حقیر تحفہ کے طور پر پیش کرے پس جب تک ہماری جماعت کے دوست دین کے لئے اپنی قربانیاں پیش کرتے رہیںگے جبتک وہ اسلام کی شمع پر پروانہ وار فدا ہونے کے لئے آگے بڑھتے رہینگے

ہم پر حملہ کرنے والا ہم پر نہیں بلکہ خدا پر حملہ کرنیوالا ہوگا اور خدا تعالیٰ پر حملہ کرنے کا انجام ظاہر ہی ہے۔" (الفضل یکم دسمبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۲)

مومن کی علامت

(از عبدالقدیر صاحب عاجز مغلپورہ گنج)

مامورین الٰہی کی جماعتیں ہمیشہ ابتلاؤں اور طرح طرح کی آزمائشوں کے امتحانات میں ڈالی جاتی ہیں اسلئے نہیں کہ انکو کوئی گزند پہنچے۔ بلکہ ان پر مصیبتوں کے پہاڑ اسلئے گرائے جاتے ہیں تا کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جائے جبتک کوئی انسان اپنے پر حقیقی معنوں میں موت وارد نہیں کرتا اسوقت تک وہ اعلیٰ درجہ کا مومن قرار نہیں دیا جاسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب اسکے نبی ہوتے ہیں جب نبیوں کو مختلف تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں پھر عام مومن لوگ کیونکر ان دکھوں اور مصیبتوں سے بچ سکتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ بھی گزشتہ الٰہی جماعتوں کی طرح مصیبتوں کا منہ دیکھ رہی ہے لیکن یہ مصیبتیں جماعت احمدیہ کے مقصد میں کوئی روک پیدا نہیں کرسکتیں بلکہ ہمیں یقین ہے کہ احمدیت کے فرزند اپنے ایمان میں ترقی کرینگے کیونکہ قبل از وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کی آفتوں سے اپنی جماعت کو آگاہ کر دیا ہوا ہے نیز فرما دیا ہوا ہے کہ یہ دکھ اور تکلیفیں عارضی ہونگی بالآخر تم ہی دنیا میں غالب ہوگے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام سچے مومن کی علامت بیان فرماتے ہیں کہ

"سچ پوچھو تو مومن کی نشانی ہی یہی ہوتی ہے کہ وہ مرتد ہونے کیلئے تیار بیٹھا ہے اسطرح اگر کسی شخص کو کہہ دیا جاوے کہ عیسائی ہو جا یا قتل کر دیا جائیگا اسوقت دیکھنا چاہیئے کہ اسکے نفس سے کیا آواز آتی ہے آیا وہ مرنے کیلئے سر رکھ دیتا ہے یا نصرانی ہونیکو ترجیح دیتا ہے اگر مرنیکو ترجیح دیتا ہے تو وہ مومن حقیقی ہے ورنہ کافر ہے غرض ان مصائب میں جو مومنوں پر آتے ہیں اندر ہی اندر ایک لذت ہوتی ہے بھلا سوچو تو سہی کہ اگر یہ مصائب لذت نہ ہوتے تو انبیاء علیہم السلام ان مصائب کا ایک دراز سلسلہ کیونکر گزارتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی ایک عجیب نمونہ ہے اس ایک پہلو سے ساری زندگی ہی تکالیف میں گزری جنگیں بھی اکیلے ہی تھے لڑائی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آپ ہی رسول اللہ ظاہر کرنا آپکی کس درجہ کی شوکت، معجزات اور استقامت کو بتاتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ انسان جبتک اس کوچہ میں داخل نہ ہوا ہے لذت ہی نہیں آتی یہ ایک ایسی لذت ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ ہر مومن کو بلاتا ہے جس طرح اور لذتوں کا مزہ چکھتے ہو اس کا بھی مزہ چکھو۔" (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۱ء)

انجمن احمدیہ کراچی کا تار

گاندھی جی کے نام

پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی نے گاندھی جی کو حسب ذیل تار بھیجا ہے۔

"آپ کو ضرور علم ہو چکا ہوگا کہ قادیان میں سینکڑوں وفادار مسلمانوں کا قادیان میں سکھوں نے بیدریغ قتل عام کر رہے ہیں اور وہاں بڑی وجہ کرنیو لگا دیا گیا ہے براہ کرم سردار پٹیل اور ہندوستانی حکومت سے دریافت کیا جائے کہ انکی تعلیم کہاں گئی آپ اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں اس ظلم کو بند کرنے کو قتل عام اور مساجد کو بیبازی کے بچانے ورنہ خدا کا ہاتھ ضرور انتقام لیگا"

لارڈ ماؤنٹ بیٹن۔ سردار پٹیل۔ سردار بلدیو سنگھ۔ ایڈیٹر ہندوستان ٹائمز نئی دہلی۔ قائد اعظم جناح۔ ایڈیٹر ڈان

[illegible]

ہمارا قادیاں

(از عبدالرحمن صاحب راحت۔ لاہور)

تونے اپنے ہاتھ سے خود اس کی ڈالی ہے بنا — اور مسیح پاک کا تیرے یہی مسکن ہوا

پہلے یہ مردہ زمیں تھی آگئی پھر اس میں جاں

ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا قادیاں

تیری عظمت کا علم پھر اس میں لہرایا گیا — نغمۂ توحید پھر کچھ اس طرح گایا گیا

گونج اٹھے ہیں بیاباں، کوہسار اور وادیاں

ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا قادیاں

یہ زمیں تیری ہے اور تیرا ہے یہ سب کاروبار — بیج خود تونے لگایا ہم ہیں اسکے برگ و بار

تو ہے قادر اور توانا ہم مگر ہیں ناتواں!

ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا قادیاں

ہم ترے بندے ہیں عاجز بے سر و ساماں ہیں — کوئی طاقت ہی نہیں حاصل ہمیں بیجاں ہیں

اور دشمن کو بڑا ہے اپنی طاقت کا گماں

ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا قادیاں

گڑگڑا کر رو رہے ہیں یا الٰہی سن! پکار — اپنے بندوں کے لئے تو اب فرشتوں کو اتار

بھر گیا ہے ظالموں کے ظلم سے سارا جہاں

ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا قادیاں

تونے ہم کو چن لیا جب خدمت دیں کے لئے — کھول دے رستے ہمارے نصرت دیں کے لئے

اہل دنیا کو دکھا پھر اپنی قدرت کا نشاں

ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا قادیاں

ہم سے جو لغزش ہوئی بخش دے رب غفور — ہیں ترے مجرم پڑے سجدہ میں اب تیرے حضور

دے تسلی اور عطا کر راحت و آرام جاں!

ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا قادیاں

تبادلۂ آبادی کے متعلق حکومت پاکستان کی پالیسی

لاہور ۹ اکتوبر۔ گذشتہ اتوار کو پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی جو کانفرنس لاہور میں ہوئی تھی۔ اس کے سلسلے میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ وزیراعظم پاکستان نے حکومت ہند کو مطلع کر دیا ہے کہ پاکستان مشرقی پنجاب کے علاوہ ہندوستان کے دیگر علاقوں کے مسلمانوں کو بسانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آج مسٹر لیاقت علی خاں وزیراعظم پاکستان نے اس خبر کی تردید کرتے ہوئے ایک بیان میں بتایا کہ تبادلۂ آبادی کے مختلف خطرات کا ہمیں احساس ہے۔ ہمیں یہی توقع رہی کہ مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کے تخلیہ کا سلسلہ بالڈ ڈویژن تک نہیں بڑھیگا۔ ہندوستان کے دیگر حصوں سے مسلمانوں کا اخراج ہمارے لئے کبھی بھی قرین قیاس نہیں رہا۔ تاہم جب اتوار کی کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں نے بتایا کہ صوبہ دہلی اور یو۔ پی کے مغربی اضلاع کے مسلمان پاکستان میں آباد ہونے کے متمنی ہیں۔ تو میں نے اس امر کی وضاحت کر دی تھی کہ پاکستان کے دروازے کسی مسلمان پر بند نہیں ہیں۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے اس سلسلے میں کہا حکومت ہند کا فرض ہے کہ وہ اپنے سابقہ وعدوں کے مطابق مسلمان شہریوں کی پوری حفاظت کرے اگر حکومت ہند اس سلسلے میں دیانتدارانہ روش اختیار کرے تو دہلی یا یو۔ پی سے مسلمانوں کو لانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پاکستان کی پالیسی شروع سے ہی یہ ہے۔ کہ اقلیتوں کا اعتماد حاصل کر کے انہیں پاکستان میں ہی رہنے پر آمادہ کیا جائے۔

پناہ گزین اپنے نقصان کا اندازہ لکھائیں

لاہور ۹ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ پناہ گزین مشرقی پنجاب میں جو جائدادیں چھوڑ کر آئے ہیں ان کی فہرست بنانے کے لئے ایک دفتر قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس سلسلے میں ایک رجسٹرار مقرر کیا جائیگا۔ یہ افسر براہ راست بھی اور ڈپٹی کمشنروں کی معرفت بھی ایسے دعوے وصول کریگا۔ پناہ گزینوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مفاد کی خاطر جہاں تک ممکن ہو اپنے نقصانات کی بالکل درست کیفیت درج کرائیں کیونکہ مبالغے کے ساتھ نقصانات بتانے سے اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔

حکومت نے اعلان میں اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ گو مغربی پنجاب کی حکومت مشرقی پنجاب کے پناہ گزینوں کے نقصانات کے سلسلے میں کوئی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ فہرستیں پناہ گزینوں کے مفاد کے لئے بہت ضروری ہیں

پناہ گزینوں کی نقل و حرکت

لاہور ۹ اکتوبر۔ ۸ اکتوبر کو آٹھ ہزار مسلمان پناہ گزین بیاس سے بذریعہ ریل گاڑی لاہور لائے گئے۔ اس سے پہلے ۵۰ ہزار مسلمان واگہ کیمپ پہنچے ۸ اکتوبر کو غیر مسلم پناہ گزینوں کی ایک گاڑی سرگودھا سے جالندھر چلی گئی۔

پناہ گزینوں کی خدمت کیلئے رضاکاروں کی ضرورت

لاہور ۹ اکتوبر۔ پناہ گزینوں کے محکمہ کے انچارج میاں افتخار الدین نے ایک بیان میں اپیل کی ہے کہ پناہ گزینوں کی مدد کرنے کا کام بہت وسیع ہو چکا ہے۔ اس کام کو بخیر و خوبی سرانجام دینے کے لئے حکومت کو رضاکاروں کی بے حد ضرورت ہے۔ میاں افتخار الدین نے تمام جماعتوں اور انجمنوں کے افراد سے درخواست کی ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر پناہ گزینوں کے مصائب اور آلام کو کم کریں۔ اس سلسلے میں تمام درخواستیں پناہ گزینوں کے کمشنر ریذیڈنسی بلڈنگ مال روڈ لاہور کی توسط سے آنی چاہئیں۔

اقلیتوں کو اپنے اپنے ملک سے وفاداری کرنیکی تلقین

کراچی ۹ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد نے ایک پریس کانفرنس میں پھر اس اعلان کا اعادہ کیا کہ پاکستان کی بنیادی پالیسی اپنی اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ہوگی۔ اقلیتوں کو ترقی کے مساوی مواقع اور مکمل حقوق حاصل ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی اقلیتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ حکومت کی وفادار رہیں اور قیام امن کی کوششوں میں رخنہ اندازی نہ کریں۔ آپ نے ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کو بھی مشورہ دیا کہ وہ بھی قائداعظم مسٹر محمد علی جناح کی ہدایت کے مطابق ہندوستان کی حکومت کے وفادار رہیں۔

حکومت پاکستان کا مستحسن اقدام

جوہنسبرگ ۱۰ اکتوبر۔ صدر نٹال انڈین کانگرس نے گورنر جنرل پاکستان اور وزیراعظم پاکستان کو ایک بجری تار ارسال کیا ہے جس میں کہا ہے حکومت پاکستان نے جنوبی افریقہ کی حکومت کو کوئلہ کی ترسیل کی اجازت نہ دینے کا جو فیصلہ کیا ہے یہاں اسے نہایت عزت و احترام کے ساتھ دیکھا گیا ہے کیونکہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ بہتر سلوک اور عدل و انصاف کے کاز کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی قربانی نہیں ہو سکتی تھی۔

مسٹر گاندھی سے مسٹر سہروردی کی ملاقات

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر حسین شہید سہروردی نے آج مسٹر گاندھی کے ساتھ ایک گھنٹہ تک گفت و شنید کی۔

مسٹر سہروردی نے پاکستان میں اپنے دورۂ امن کے متعلق تبادلۂ خیالات کیا۔ انہوں نے قائداعظم جناح اور پاکستانی وزیروں کے ساتھ اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے جو گفت و شنید کی تھی وہ بھی مسٹر گاندھی کے سامنے رکھی۔

دہلی میں اسلحہ لیکر چلنے پھرنے کی ممانعت

دہلی ۹ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دس اکتوبر ۱۹۴۷ء سے ایک مہینے کے لئے گلیوں یا شارع عام میں تمام اشخاص کو بندوقیں، کلہاڑیاں، بلم، بیلچوں یا دیگر ایسے ہتھیار اور چیزیں کو جنکو ساتھ لیکر چلنے کی ممانعت کر دی ہے۔

قائداعظم ریلیف فنڈ میں

۴۳ لاکھ روپیہ سے زیادہ جمع ہو چکا ہے

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ قائداعظم ریلیف فنڈ میں چندے کی تیسری فہرست شائع کی گئی ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک ۴۳ لاکھ ۷۵ ہزار تیرہ سو ساٹھ روپیہ فنڈ میں موصول ہو چکا ہے۔

مغربی پنجاب کے ہر حصہ میں امن ہے

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آج تمام صوبہ میں کامل امن رہا صوبہ کے کسی ضلع میں بدامنی کی کوئی واردات نہیں ہوئی۔ پولیس امن دشمن عناصر کو کچلنے کے لئے سخت اقدامات کر رہی ہے۔ تمام خالی مکانات سے مال بحفاظت نکالا جا رہا ہے۔ قصور، جہلم، لائلپور اور شیخوپورہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ان اضلاع میں لوٹ کا کافی مال برآمد ہوا ہے۔

فقیر صاحب ایپی کیلئے معافی کا اعلان

کراچی ۹ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے فقیر صاحب ایپی کے بارے میں معافی کا اعلان کر دیا ہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ فقیر صاحب ایپی کے پچھلے تمام جرم معاف سمجھے جائیں گے وہ پاکستان کے علاقے میں جہاں بھی چاہیں آزادی سے آباد ہو سکتے ہیں۔ فقیر صاحب کے تمام مریدوں سے بھی نرم سلوک کیا جائے گا۔

امریکہ پاکستان کی ہر ممکن طریقہ سے امداد دیگا

واشنگٹن ۱۰ اکتوبر۔ پاکستانی سفیر برائے امریکہ مسٹر ایم۔ اے۔ ایچ اصفہانی نے آج مسٹر ٹرومین صدر امریکہ کے روبرو اپنے کاغذات تعارف پیش کئے۔ رئیس امریکہ نے یقین دلایا کہ امریکہ پاکستان کی تمام ان طریقوں سے مدد کرنے کے لئے تیار ہے جس سے ان دونوں ممالک اور دنیا کو فائدہ پہنچ سکیں مسٹر ٹرومین نے مزید کہا کہ امریکن روایات کا قدیم سے یہ اصول رہا ہے کہ جو قومیں سیاسی آزادی اور اقتصادی ترقی کی جدوجہد کر رہی ہیں ان کی طرف اعانت کا ہاتھ بڑھایا جاتے۔

سندھ سے تیل نکالنے کا کام

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ برما شیل کمپنی حکومت پاکستان کی اجازت سے موضع بدھاپور (ضلع لاڑکانہ سندھ) میں تجربے کے طور پر تیل کا ایک کنواں کھودنے والی ہے تاکہ یہ اندازہ لگا سکے کہ اس علاقہ سے کتنا تیل حاصل ہو سکیگا۔ یا اس کے مصارف کا اندازہ کیا ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ نئے سال کے آغاز تک یہ کام شروع ہو جائے گا۔

ہفتہ وار اخبار "مہاجر" شائع کرنیکا فیصلہ

لاہور ۹ اکتوبر۔ وزارت پناہ گزینان مغربی پنجاب نے "مہاجر" نامی ایک ہفتہ وار اخبار شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جسے پناہ گزینوں میں مفت تقسیم کیا جائے گا۔

مسلم پناہ گزینوں کی کثیر تعداد بھوپال میں

بھوپال ۹ اکتوبر۔ پناہ گزینوں کے کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ اردگرد کے علاقوں سے مسلم پناہ گزینوں کی بہت بڑی تعداد بھوپال پہنچ رہی ہے جس کی وجہ سے ریاست کے ذرائع پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ ریاست میں اشیائے خوردنی کی پہلے ہی کمی تھی اور اب پناہ گزینوں کی وجہ سے خوراک پر اور بھی برا اثر پڑا ہے۔ لہذا حکومت بھوپال بادل ناخواستہ اعلان کرتی ہے کہ مزید پناہ گزینوں کو بھوپال نہیں آنا چاہئے۔ کیونکہ ریاست کے وسائل اس قدر زیادہ نہیں کہ انہیں سنبھال سکے۔

وزیراعظم یو۔پی کی تقریر

الہ آباد ۹ اکتوبر۔ پنڈت پنت وزیراعظم یو۔ پی نے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے یو۔ پی کے مسلمانوں کو مخاطب کیا اور کہا کہ آپ لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ ہندوستان پر پاکستان کے حملے کے وقت (اگرچہ اس حملے کا کوئی فوری خطرہ نہیں) ہندوستان سے آپ کی وفاداری کا کیا مطلب ہوگا۔ اس وقت ہندوستان کے ہر مسلمان کو پاکستان کی فوج کے مقابلے میں اپنے خون کا آخری قطرہ گرانا پڑیگا۔ وقت ہے کہ اب ہر مسلمان اپنے گریبان میں منہ ڈالے اور اپنے دل کو اچھی طرح ٹٹول کر فیصلہ کرے کہ کیا اسے پاکستان کی طرف ہجرت کرنی چاہئے یا نہیں۔ اگر کوئی مسلمان پاکستان کی طرف ہجرت کرنا چاہتا ہو۔ تو حکومت کی طرف سے اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ آپ نے عوام کو یقین دلایا کہ حکومت کسی صورت میں حالات کو خراب نہیں ہونے دے گی۔

حکومت حیدرآباد نے انڈین یونین میں شامل ہونے کیلئے امور خارجہ میں آزاد و خود اختیار رہنے کی شرط پیش کر دی

قادیان میں ۷ گھنٹے دفاع کے بعد جب جوابی حملے کا بگل بجایا گیا تو پولیس اور حملہ آور جتھے میدان چھوڑ کر بھاگ گئے

قادیان کی صورت حالات

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان کی جامع مسجد میں تین بم پھینکے گئے۔ جن میں سے صرف ایک پھٹا۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ مسجد کے فرش کو کافی نقصان پہنچا۔ اس واقعہ کی اطلاع فوراً ہی متعینہ ملٹری کے انچارج میجر صاحب کو پہنچا دی گئی۔ پھٹا ہوا اور نہ پھٹنے والے بم بھی دکھائے گئے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تقریباً چالیس مزید سکھ فوجی قادیان بھیجے گئے ہیں۔

دہلی پر سکھوں کا قبضہ ہو چلا تھا

لندن ۱۰ اکتوبر۔ اخبار کیسلی کے نامہ نگار خصوصی مقیم کراچی نے اطلاع دی ہے کہ آج سے تین ہفتے پیشتر دہلی پر سکھوں کا قبضہ ہو چلا تھا اور انڈین گورنمنٹ کو اس پوزیشن میں کر دیا گیا تھا کہ وہ سکھوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر رہے یا علیحدہ ہو جائے اور کہیں اور جا کر پناہ لے۔ لیکن عین وقت پر سکھوں میں آپس میں پھوٹ پڑ گئی اور سکیم پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔

ہندوستانی حکومت میں پھوٹ

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی حکومت کے ارکان میں زبردست منافشات پیدا ہو چکے ہیں۔ پٹیل اور نہرو کی پارٹیوں میں زبردست کھینچا تانی شروع ہے۔ شیام پرشاد مکرجی، جگجیون رام، گوپال سوامی آئینگر، مسٹر نیوگی اور سردار بلدیو سنگھ پٹیل کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ اور مولانا آزاد، مسٹر رفیع احمد قدوائی، مسٹر بھابھا، راجکماری امرت کور اور راجندر پرشاد پنڈت نہرو کی طرفداری میں ہیں۔ پنڈت نہرو کی رائے یہ ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ اور دوسرے ایسے فسادات کو ہوا دینے والے افراد کو گرفتار کر لیا جائے۔ لیکن پٹیل پارٹی اس کے سخت مخالف ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو نے حکومت پر یہ واضح کر دیا ہے کہ اگر ان کی حکمت عملی پر عمل نہ کیا گیا تو وہ وزارت عظمیٰ کے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں گے۔

مہاراجہ جے پور کی سلور جوبلی

جے پور ۱۰ اکتوبر۔ ۱۱ اکتوبر کو مہاراجہ جے پور اپنے عہد حکومت کی پچیس سالہ سلور جوبلی منا رہے ہیں۔ مذہبی رسوم ۱۱ اکتوبر ہی کو ادا کی جائیں گی۔ دیگر رسوم اور جشن ۱۰ دسمبر سے ۲۰ دسمبر کی درمیانی تاریخوں میں ہو گا جس کے لئے تیاریاں شروع ہیں۔

ریاست حیدرآباد کے ہندوستانی یونین میں شامل ہونے کیلئے متعلق مذاکرات

نواب چھتاری کی قیادت میں ریاست کا وفد دہلی پہنچ گیا

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ دولت آصفیہ کے وزیر اعظم نواب چھتاری کی قیادت میں ایک وفد دہلی پہنچ گیا ہے۔ یہ وفد لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے ریاست کے ہندوستانی یونین میں شامل ہونے کے متعلق بات چیت کرے گا۔ چند ایک وجوہ کی بنا پر ریاست حیدرآباد ۱۵ اگست تک ہندوستان یونین میں شامل نہ ہو سکتی تھی۔ لہٰذا ۱۵ اکتوبر کی تاریخ مقرر کر دی گئی اور اب چونکہ یہ تاریخ قریب آ رہی ہے۔ لہٰذا یہ وفد بات چیت کے لئے دہلی پہنچ گیا ہے تاکہ معینہ تاریخ سے قبل دونوں حکومتیں کسی فیصلہ کن نتیجے پر پہنچ سکیں۔ حکومت نظام کی طرف سے شمولیت کی مندرجہ ذیل شرائط پیش کی گئی تھیں۔

۱۔ دولت آصفیہ حکومت ہندوستان کو فوج کی ایک معینہ تعداد دینے کو تیار ہے۔

۲۔ دولت آصفیہ امور خارجہ میں بالکل آزاد و خود اختیار ہو گی اور جس ملک میں چاہے اپنے نمائندے براہ راست بھیج سکے گی۔

۳۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جھگڑا ہونے کی صورت میں دولت آصفیہ غیر جانبدار رہے گی۔ حکومت ہندوستان کو یہ شرائط منظور نہیں تھی اور طے شدہ امور میں تغیر و تبدل کر کے ریاست حیدرآباد سے امتیازی سلوک پر آمادہ نہ تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور وفد میں اہنی امور پر اب پھر گفت و شنید ہو گی۔

مسلمانوں کے قتل عام کے واقعات سن کر عربی دنیا میں اضطراب پھیل گیا

دمشق کی جامع مسجد میں مشہور شامی لیڈر شیخ مصطفیٰ سباعی کی تقریر

دمشق (بذریعہ ڈاک) شام سے تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا جو قتل عام کیا جا رہا ہے۔ عربی دنیا میں اُس سے سخت رنج اور غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں دمشق کی جامع مسجد ایک عظیم الشان جلسے میں مسٹر اقبال شیدائی نے ہندوستان کے مسلمانوں کے واقعات کا ایک خاکہ پیش کیا۔ جسے سن کر حاضرین جلسہ سخت بے چین و مضطرب ہو گئے۔

مسٹر اقبال شیدائی کے بعد شام کے مشہور لیڈر شیخ مصطفےٰ سباعی نے جلسے کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہندوستان میں مسلمانوں کے واقعات سن کر ہمارے دل چھلنی ہو گئے ہیں اور ان کے تصور سے کلیجہ پھٹا جاتا ہے۔ وہ شخص جس میں ذرہ بھر بھی انسانیت ہو وہ ان دردناک واقعات کو سن کر خون کے آنسو رونے پر مجبور ہو گا۔ ہم سب بھائی ہیں اور ان کا غم ہمارا غم ہے۔ اس تعلق سے ہمارا جو حال ہونا چاہیئے وہ ظاہر ہے۔ لیکن افسوس ہمیں اصل واقعات سے آگہی نہ ہو سکی۔ استعماری سلطنتوں کی خبر رساں ایجنسیوں نے ہمیں اصل واقعات سے کلیتہً واقفیت بہم نہ پہنچائی اور ہمیں تاریکی میں رکھا۔ کیونکہ ان سلطنتوں کو اسلام سے دشمنی اور عداوت اور بغض ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر کوئی بین الاسلامی خبر رساں ایجنسی قائم ہو جائے جو ایک دوسرے ملک کو دنیائے اسلام کے اصل حالات سے مطلع کرتی رہے ہم اپنی حکومت کو بھی مجبور کریں گے کہ وہ حکومت ہندوستان کے خلاف شدید احتجاج کرے۔

برطانیہ اور جنوبی افریقہ میں مالی امداد کا معاملہ

لندن ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آج لیعد دو پہر برطانوی خزانے میں جنوبی افریقہ کے برطانیہ کو مالی امداد دینے کے معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ برطانیہ کو تین سال کے لئے ۸ کروڑ پونڈ قرضہ دے رہا ہے۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔

راماسوامی اور صدر میسور کانگرس میں گفتگو

بنگلور ۹ اکتوبر۔ ریاست میسور کی کانگرس کمیٹی کے صدر مسٹر کے سی ریڈی نے آج دیوان سر راماسوامی کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے سیاسی ڈیڈ لاک کو دور کرنے کے موضوع پر گفت و شنید پر آمادگی ظاہر کی ہے یہ گفت و شنید مستقبل قریب میں ہی شروع ہو جائے گی۔

کشمیر کی خبریں

پونچھ ۹ اکتوبر۔ کشمیر کی جمہوری حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ تحصیل باغ اور تحصیل سدھنوتی میں ڈوگرہ فوج نے نہایت ہی انسانیت سوز حرکات کی ہیں۔ ۸ دیہات نذر آتش کر دیئے گئے ہیں۔ فصلوں کو تباہ اور مواشی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان مظالم سے تنگ آ کر پونچھ کے مجاہدوں نے اعلان جہاد کر دیا ہے۔

تین مقامات پر جمہوری سپاہیوں اور ڈوگرہ فوج کا تصادم ہو چکا ہے۔ ان سپاہیوں نے ڈوگرہ فوجیوں کی چار چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ڈوگرہ فوج نے پیش قدمی کے خطرے کے پیش نظر پھن پتن کا پل توڑ دیا ہے اس کے علاوہ متعدد رائفلیں، برین گنیں اور پستول ان کے ہاتھ لگے ہیں۔

پونچھ میں ہر محاذ پر جمہوری سپاہی ڈوگرہ فوج سے دو بدو ہو رہے ہیں۔ موثق ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت کشمیر کے پاس صرف ایک ہفتے کا پٹرول باقی ہے اور راشن کی بھی دن بدن قلت ہو رہی ہے۔

محمد سعید ایس ڈی او کو گولی سے اڑا دیا گیا

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ ملتان سے پناہ گزینوں کی ایک سپیشل ٹرین مرہٹہ فوج کی نگرانی میں آ رہی تھی۔ ابھی اس ٹرین نے ملتان کی حد عبور نہیں کی تھی کہ مرہٹہ فوج نے محکمہ انہار کے ایس۔ ڈی۔ او محمد سعید اور چار دیگر افراد کو گولی سے ہلاک کر دیا۔ ڈپٹی کمشنر منٹگمری راجہ حسن اختر اطلاع ملتے ہی موقعہ پر پہنچے۔ اور اس اسپیشل کو روک لیا اور ٹرین واپس میاں چنوں پہنچی۔

چینی وفد کی قائد اعظم سے ملاقات

کراچی (بذریعہ ڈاک) چین کے ایک خیر سگالی کے مشن نے قائد اعظم کی خدمت میں چینی ترجمہ والا قرآن مجید کا ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ صدر جمہوریہ چین کے وزیر دفاع کی طرف سے ایک مراسلہ بھی پیش کیا جس میں پاکستان اور اس کی رعایا کے متعلق نیک خواہشات و تعلقات کا ذکر تھا۔ قائد اعظم نے جواباً پیغام میں وزیر دفاع کا اس بے مثال تحفے اور ہمدردی کا شکریہ ادا کیا۔

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بلوکی ہیڈ کی طرف روانہ ہونے والے پیدل قافلوں اور غیر مسلم پناہ گزینوں کے کیمپوں کی حفاظت کے لئے لائلپور اور شیخوپورہ کے اضلاع میں مزید فوج بھیج دی گئی ہے۔ اسپیشل ٹرینوں کے بھیجنے کی رفتار بھی پہلے سے تیز کر دی گئی ہے۔